رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۲	مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۵۴ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲ مئی ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۵۴

احراریوں کے جماعت احمدیہ پر مظالم اور حکومت کی خاموشی

اگرچہ سپیشل مجسٹریٹ صاحب گورداسپور نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف مجرم قرار دے کر چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دے دی۔ لیکن یہ آخری فیصلہ نہیں۔ کیونکہ سشن جج کے ہاں اپیل دائر ہے۔ لیکن احراریوں نے ایسے رنگ میں اس مقدمہ کے خلاف شور وشر مچانا شروع کر دیا ہے۔ جسے صریح طور پر دھمکی کہا جا سکتا ہے۔ اور جس کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ کہ اگلے مراحل میں وہ مقدمہ پر اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔

مثلاً احراریوں کے سیالکوٹ کے ایک جلسہ کی روئداد جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے:-

"غیر مبہم الفاظ میں حکومت پر یہ حقیقت واضح کر دی گئی۔ کہ اگر اس نے مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے جوش کو نہ روکا۔ تو اس کے نتائج کچھ زیادہ خوشگوار نہ ہوں گے۔ اس جوش عظیم کا روکنا جو سید صاحب کو سزائے قید دیئے جانے پر پیدا ہو گیا ہے۔ صرف اس صورت میں ممکن ہے۔ کہ حکومت اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے"۔

گویا یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری جن کا جرم کھلی عدالت میں ثابت ہو چکا ہے۔ اور جو سزا پا چکے ہیں۔ ان کو بری قرار دیدیا جائے۔ اس لئے نہیں۔ کہ انہوں نے جرم نہیں کیا۔ اس لئے بھی نہیں۔ کہ قانون انہیں بری قرار دیتا ہے بلکہ اس لئے اور صرف اس لئے کہ سزا کا حکم سنانے کی وجہ سے احراریوں میں جوش عظیم پیدا ہو گیا ہے اور وہ صرف اسی صورت میں دور ہو سکتا ہے۔ جبکہ سزا منسوخ کر دی جائے۔

"زمیندار" نے ایک اور اعلان کیا ہے جس میں لکھا ہے:-

"حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کا اعتماد اگر نہیں کھونا چاہتی۔ تو اسے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔ ورنہ اسلامی ہند میں جو بے چینی دم بدم بڑھ رہی ہے۔ اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ واری حکومت کے دوش پر ہوگی"۔

مطلب یہ کہ ملک میں فتنہ وفساد پیدا کر دینے کی دھمکی دے کر حکومت سے کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ ایک ایسے شخص کو بری قرار دیدے۔ جو اس کی خود قائم کردہ عدالت میں مجرم ثابت ہو چکا ہے۔

اسی سلسلہ میں مولوی ظفر علی صاحب نے اپنے نام سے جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس میں بھی اس فیصلہ کی بناء پر حکومت کو جماعت احمدیہ کی طرفداری کرنے کی مجرم قرار دے کر دھمکی دی ہے۔ کہ

"قادیانیت کے متعلق اس نے اپنی روش نہ بدلی۔ تو وہ کان کھول کر سن لے کہ اس باب میں اس کے طرز عمل کے خلاف ہندوستان کی اسلامی دنیا میں جو بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جائے گی اور کبھی ختم نہ ہوگی"۔

ایک طرف تو حکومت کو مرعوب کرنے کے لئے دھمکیوں کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور دوسری طرف علی الاعلان کہا جا رہا ہے۔ کہ "جس جرم کا ارتکاب شاہ صاحب نے کیا۔ وہ جرم ہر مسلمان کرے گا"۔ اور نہ صرف کہا جا رہا ہے۔ بلکہ عطاء اللہ شاہ صاحب سے بھی بڑھ کر اس کا علی الاعلان ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ جگہ جگہ نہایت فحش کلامی۔ اور بد زبانی کی جا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے مقدس بانی اور موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے خلاف نہایت گندے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ تحقیر وتذلیل کے لئے کارٹون بنا کر جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ احمدیوں کو جانی اور مالی نقصانات پہونچا رہے ہیں۔ غرض دل آزاری اور فتنہ پردازی کا کوئی طریق نہیں۔ جو احراریوں نے اٹھا رکھا ہو۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ان لوگوں کے آگے بالکل ہتھیار ڈال چکی ہے۔ سر کے سلسلہ میں احراریوں کی بد زبانیوں شرارتوں اور فساد آرائیوں کا انسداد ذمہ دار حکام بظاہر تو اس لئے نہیں کرتے۔ کہ وہ ان کو قلیل التعداد قرار دے کر اپنے آپ کو ان کے محافظ سمجھتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ ان کی بیرونی اکثریت سے مرعوب ہیں۔ اور بیرونجات میں احمدیوں کی قلت کو ناقابل التفات سمجھ کر یہ تلقین کرتے ہیں۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ تم بالکل خاموش رہو۔

ان حالات میں ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اس وقت جماعت احمدیہ کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ کیا قانون کے مطابق قائم شدہ۔ اور عدل وانصاف کی حامی حکومت کی شان کے شایان ہے۔ احراری حکومت کو چیلنج دے کر کوشش کر رہے ہیں۔ کہ فساد برپا کریں۔ اور اس کے لئے ہر اس حرکت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جو خون کی ندیاں بہا دینے کے لئے کافی ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ چونکہ اپنے سلسلہ کی تعلیم۔ اور اپنے امام کی ہدایات کے ماتحت قانون کی پابند ہے۔ اس لئے ان مظالم کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جا رہی جن کا اسے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ وقت تو گزر ہی جائے گا لیکن اس وقت کا ہر ایک واقعہ اپنی ایسی یادگار چھوڑ جائے گا جسے جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ اور اس سے سبق حاصل کرتی رہیں گی۔ اس قسم کی یادگاریں حکومت کے لئے بھی نیکنامی کا موجب نہ ہونگی۔

اب بھی وقت ہے۔ کہ حکومت ان مظالم کے انسداد کی طرف متوجہ ہو۔ جو احمدیوں پر کئے جا رہے ہیں۔ اور اپنے قانون کے احترام کو قائم رکھے۔

احراریوں کی قادیان میں فساد کرانے کی کوشش

حکام کی کامل خاموشی اور چشم پوشی

احرار کی قادیان میں فتنہ انگیزی کا مقصد جیسا کہ ہم بارہا ثابت کر چکے ہیں۔ قتل و خونریزی کرانا ہے۔ ہم نے بارہا اس حقیقت کو ذمہ وار حکام کے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ چند ایک ذلیل اور بے حیثیت لوگوں کا جماعت احمدیہ کے مرکز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی شان میں بیہودہ سرائی کرنا محض اسی غرض سے ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ قادیان میں بدزبانی کرتے رہتے ہیں۔ جو حد برداشت سے باہر ہے۔

۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار نے قادیان میں آکر ایک تقریر کی تھی جسے سکرٹری مجلس احرار قادیان نے ثنائی برقی پریس امرتسر میں چھپوا کر شائع کیا اس میں صاف لکھا ہے۔ کہ "خدا کی قسم میں اس بات کا منتظر ہوں۔ کہ قادیان کی گلیوں میں احرار رضاکاروں کے خون کی نہریں بہتی ہوں۔ اور میں سمجھ لوں۔ کہ آج میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔" پھر کہا کہ "اگر وہ ایک آدھ والنٹیر کو قتل کر دیں۔ تو پھر انشاء اللہ قادیان میں ہماری حکومت ہوگی"۔

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے احراری آج کل انتہائی اشتعال انگیزی سے کام لے رہے ہیں۔ چونکہ وہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ احمدی اب تک پرامن رہے ہیں۔ اس لئے ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں۔ جو حد درجہ صبر آزما ہیں۔ چنانچہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو ۸ بجے شب عین اس مقام پر جہاں اردگرد تمام احمدیوں کی دوکانیں اور مکانات ہیں۔ ان لوگوں کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں احراری ملا عنایت اللہ اور ایک جولاہے نے اس قدر ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے۔ جن کو ہم لکھ نہیں سکتے۔ یہ تقریریں پولیس کی موجودگی میں ہوئیں۔ اور اس کے ڈائری نویس وہاں بیٹھے تھے۔ دیکھنا یہ ہے کہ حکام بالا اس قدر شیطنت کو روکنے کے لئے کوئی انتظام کرتے ہیں یا نہیں۔

حضرت امیر المومنین کے خطبات کے متعلق ایک نہایت مفید تجویز

ایک بھائی نے یہ پُرزور تحریک کی ہے جسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی پسند فرمایا ہے۔ کہ حضور کے خطبات "الفضل" میں شائع ہونے کے علاوہ ٹریکٹ کی صورت میں بھی شائع ہوا کریں۔ تاکہ ان کی اشاعت کثرت کے ساتھ کی جا سکے۔ اگر احمدی جماعتیں مطلع فرمائیں۔ کہ ہر خطبہ کی کتنی کاپیاں وہ لے سکیں گی۔ اور یہ تعداد کم از کم پانچ سو تک پہنچ جائے۔ تو خطبات کے شائع کرنے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ یہ ٹریکٹ صرف اصل لاگت اور محصول ڈاک پر مہیا کئے جائیں گے۔ احباب اس کے متعلق جلد اطلاع دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

م م (۳) مولوی حبیب الرحمٰن صدر احرار نے گذشتہ دنوں جو لاہور سیالکوٹ اور امرتسر وغیرہ میں پبلک جلسوں میں تقریر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں نہایت گندے اور اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یہ اجلاس ان کے خلاف احتجاج کرتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے۔ کہ ہم اپنے پیارے امام کے حق میں ہرگز ایسے الفاظ گوارا نہیں کر سکتے۔ نیز پنجاب گورنمنٹ سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ایسی اشتعال انگیز اور امن سوز تقریروں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔ نامہ نگار

انصار اللہ امرتسر کی تبلیغی جدوجہد

امرتسر ۲۹ اپریل۔ کل اتوار کو مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل ایک تبلیغی وفد دیہات میں تبلیغ کے لئے گیا۔ (۱) چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ (۲) سید بہاول شاہ صاحب نائب مہتمم تبلیغ (۳) خواجہ محمود الحسن صاحب اسرائیلی (۴) چوہدری عباد اللہ صاحب عاجز گیانی (۵) میاں عبد الرحیم صاحب ورقساز (۶) میاں نور محمد صاحب (۷) چوہدری فضل الدین صاحب (۸) مستری مہتاب الدین صاحب (۹) میاں ہدایت اللہ صاحب صبح ۸ بجے سکتری باغ میں انصار اللہ اکٹھے ہوئے۔ دُعا کے بعد موضع چبہ میں گئے۔ سردار اودھم سنگھ صاحب گل برادر سردار لال سنگھ صاحب گل نمبردار اپنے گھر لے گئے۔ لسّی اور شربت سے تواضع کی۔ پنڈت گوردت رام صاحب ملک بھو صاحب اور دیگر معززین بھی وہیں آگئے۔ اور چار بجے شام تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ زیادہ تر حسب ذیل مسائل زیر بحث رہے۔ ہستی باری تعالےٰ۔ زندہ مذہب۔ صداقت اسلام قرآن الہامی کلام ہے۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ذرائع حصول قرب الٰہی۔ ضرورت مذہب۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ سردار اودھم سنگھ جی کو یوم التبلیغ کے موقعہ پر گورمکھی ترجمہ قرآن کے مطالعہ کی تحریک کی گئی تھی۔ آج ان سے معلوم ہوا کہ انہوں نے خرید کر پڑھ لیا ہے وہاں کے معززین نے خواہش کی۔ کہ ہمارے گاؤں میں ضرور آیا کرو۔ نامہ نگار امرتسر

ایک پولیس کانسٹیبل کی فتنہ انگیزی

جیسا کہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ مقامی پولیس میں ایک احرار نواز عنصر موجود ہے۔ جو ہر وقت فتنہ انگیزی کر کے ایسے حالات پیدا کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ جن سے دوسرے افسروں کو احمدیوں کے خلاف منتقمانہ کارروائیاں کرنے کا موقعہ مل سکے۔ ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو جو جلسہ احراریوں کی طرف سے کیا گیا۔ اس میں ایک پولیس کانسٹیبل احمد علی بٹ نے جو اسی جلسہ میں ایک سرے پر بیٹھا تھا۔ ایک روڑا پھینکا۔ جس پر کچھ لوگوں نے شور مچا دیا۔ کہ احمدی پتھر مار رہے ہیں۔ حالانکہ کئی لوگوں نے اس کنسٹیبل کو روڑا مارتے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور اس وقت اس کا اعلان بھی کر دیا۔ نہ صرف یہ کہ اس نے روڑے مار کر ہی فساد برپا کرانا چاہا۔ بلکہ وہ اپنے ہنٹر سے لوگوں کو اٹھاتا اور کہتا جا رہا تھا۔ اٹھو اور شور کرو۔ حاضرین میں بعض احمدی بھی تھے۔ اور ان سے ناواقفی کی وجہ سے اس نے ان کو بھی ہنٹر کے ساتھ اسی طرح کہا۔ پولیس کے مقامی افسروں کو اس کی اطلاع دیدی گئی ہے۔ لیکن نہ انہوں نے اس کے متعلق کچھ کیا۔ اور نہ کچھ کرنے کی امید ہے۔ اس لئے افسران بالا کی توجہ کے لئے یہ سطور لکھی جا رہی ہیں۔

انجمن احمدیہ ڈیرہ دون کی قراردادیں

ڈیرہ دون ۲۷ اپریل آج شام انجمن احمدیہ ڈیرہ دون کا اجلاس زیر صدارت جناب خواجہ غلام نبی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں صیغہ تجارت و ریلوے کا چارج لینے پر سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں نیز جناب چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں خلوص دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء کے پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں بلا مقابلہ انتخاب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نیز چوہدری اسد اللہ خانصاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ م م

ہمہ اوست

حمد و شکر آں خدائے کردگار کز وجودش ہر وجودے آشکار

(رقم زدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

ہمہ اوست کا مسئلہ وحدت وجودیوں کا ہے۔ جو یقین کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ یا نہیں دکھائی دیتا۔ جو کچھ عالم میں ہے۔ سب خدا ہی خدا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ انسان ہو۔ جانور ہو۔ اینٹ روڑا ہو۔ سیارے چاند ہوں۔ آسمان ہو۔ زمین ہو۔ فضا ہو۔ خلا ہو جو کچھ بھی ہے۔ سب خدا ہی خدا ہے۔ اس کے سوائے اور کچھ نہیں۔ اس مسئلہ کے صحیح یا غلط ہونے۔ اور اس کے اچھے یا بُرے نتائج پر اس وقت ہم بحث نہیں کرتے۔ صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ وحدت وجود درست نہیں۔ وحدت شہود درست ہے۔ وحدت شہود یہ ہے کہ جو کچھ دُنیا میں ہے۔ ایک ہی اللہ کی قوتوں طاقتوں۔ علم۔ عمل۔ صنعت اور قدرت کا ظہور ہے۔ اس کے اذن کے سوائے کوئی پتہ ہلتا نہیں۔ عزت وُہی پاتا ہے۔ جسے وُہ عزت دے۔ ذلت اُسی کو ملتی ہے۔ جس کے لئے ذلت کا اسی سے حکم ہو۔ پہاڑ اسی کے حکم سے مستحکم ہیں۔ دریا اسی کے حکم سے بہہ رہے ہیں۔ بادل اُسی کے فرمان سے گرجتے ہیں۔ بادشاہ وُہی ہے۔ جس کو اس نے بادشاہ بنا دیا۔ غریب وُہی ہے۔ جس کے لئے اس کی طرف سے غربت کا حکم سرزد ہوا۔ بظاہر حکومت کسی کی نظر آئے۔ دراصل ہر امر میں خدا ہی کی حکومت چل رہی ہے۔ اور جو کچھ وقوع میں آتا ہے۔ سب اُسی ایک ذات پاک کے فرمان کا نتیجہ ہے اور تمام کائنات اُسی کے ید قدرت میں ہے۔ کوئی چیز اس کے اختیار و اجازت و حکم سے باہر نہیں۔ اس لحاظ سے وُہی ہے۔ جو کچھ ہے اور اس کے سوائے اور کچھ نہیں۔ اس معنی میں ہمہ اوست کا مسئلہ درست اور قابل تسلیم ہے۔ گو بالفاظ دیگر محتاط علماء اس نظریہ کو ہمہ اوست نہیں کہتے۔ بلکہ ہمہ از اوست کہتے ہیں۔ ؎

ہمہ پیدا از دست قدرت او
کثرت شان گواہ وحدت او

ایک مکرم دوست نے مسئلہ ہمہ اوست کا موجد ہنود کے ان بزرگوں کو قرار دیا ہے۔ جنہوں نے ہندوستان میں افاغنہ اور مغول کے غلبہ کے وقت اپنی قوم کو محفوظ رکھنے کی یہ تجویز سوچی۔ کہ حاکم قوم جس حال میں ہم کو دیکھے اسی پر راضی ہو کر اپنی خوشنودی کو اظہار کریں۔ کہ کوئی مال۔ جاگیر یا دیگر اشیاء وُہ ان کے پاس رہنے دیں۔ یا حکام اپنے تصرف میں لائیں۔ سب ایک بات ہے۔ ہمہ اوست۔ ممکن ہے کہ اس نظریہ میں کچھ اصلیت ہو۔ لیکن دراصل یہ ایسا مسئلہ ہے۔ جو ہر قوم کے روحانی راز داروں اور صوفیاء میں کسی نہ کسی رنگ میں پایا جاتا ہے

جب دُنیا میں روزمرہ حالات اور واقعات پر انسان نگاہ کرتا ہے۔ تو بہت سے حادثات ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ جن کا بظاہر کوئی صحیح محرک اور سبب نہیں معلوم ہوتا۔ مثلاً ایک شخص راستہ گزر رہا ہے۔ اور اپنے کسی خیال یا دھن میں چلا جا رہا ہے۔ کہ اچانک جس دیوار کے پاس سے وُہ گزر رہا ہے۔ وُہ اس پر گر پڑتی ہے۔ اور وُہ اس کے نیچے دب کر مر جاتا ہے اب کیا اس دیوار کے پاس سے گزرنا کوئی گناہ تھا۔ ہرگز نہیں ہزاروں انسان روزانہ وہاں سے گزرتے تھے۔ کبھی کسی کو گزند نہ پہونچا تھا۔ کیا اس شخص کی طاقت میں یہ بات تھی۔ کہ وُہ پہلے سے تحقیقات کر لیتا۔ کہ جن راستوں سے آج اُس نے جانا ہے۔ ان میں کوئی ایسی دیوار تو نہیں جو بوجہ بوسیدگی گرنے والی ہو۔ کوئی انسان اس قسم کی تحقیقات میں نہیں پڑ سکتا۔ پس سوائے اس کے نہیں۔ اس کا اس طرف آنا۔ اور عین اس وقت دیوار کے نیچے پہونچنا۔ جبکہ وُہ گرنے والی تھی کسی غائب طاقت و ہستی کے حکم کے ماتحت تھا جس کی حکومت خفیہ رنگ میں تمام عالم ظاہر و باطن پر جاری و ساری ہے۔ ظاہری حکومتیں دراصل ہیچ ہیں جو کچھ ہو رہا ہے۔ سب اسی احکم الحاکمین کے حکم کے ماتحت ہو رہا ہے۔ پس دُنیا میں سب سے بڑا دانا اور حکیم وُہی ہے جس نے اس راز کو سمجھا۔ اور اپنے تمام افعال۔ اور خیالات اور حرکات اور سکنات کو اسی کی رضا کے ماتحت کیا۔ اور ہر حال رنج و راحت۔ اور عسر یسر میں اُسی کے ساتھ وفاداری سے چمٹا رہا۔ اور دُنیا و جہان میں اسی کی ہستی کے سوائے باقی ہر شے کو ہیچ۔ اور بے کار جانا۔ محبوب حقیقی کا عاشق صادق بنا۔ عشق ایک آگ ہے جو محبوب و مطلوب کے سوائے تمام اشیاء کو جلا دیتی ہے۔ اسی آگ سے شعلہ زن ہونے پر توحید کا مقام کھلتا ہے۔ اور عرفان و یقین کے دروازے وا ہوتے ہیں۔ تب یہ حالت ہو جاتی ہے۔ کہ گویا عابد کے لئے اُس ذات پاک کے سوائے اور کوئی شے دُنیا میں ہے ہی نہیں۔ ایک وُہ ہے اور بس سولا بس باقی ہوس۔ اس کے لئے وُہی ایک ہے۔ اور وُہی ایک کافی اور وافی ہے۔ ہمہ اوست۔ اس راز کے حقیقی بادشاہ اور اس کے سب سے سچے واقف اور عارف اس مقام پر پہونچے جہاں یہ کلمات آپ سے کہلائے گئے۔

ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین

اللّٰھم صل علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اُردو اخبارات کے متعلق ایک ضروری گزارش

(از سعد اللہ جان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل مردان)

فن اخبار نویسی دُنیا کے بہترین فنون میں سے ہے۔ جس پر قوموں کی ترقی اور تنزل کا دار و مدار ہے۔ کیونکہ ملک۔ اور قوم کے اندر اخلاقی۔ تمدنی۔ مذہبی۔ معاشرتی تجارتی۔ اقتصادی۔ سیاسی بیداری پیدا کرنے کا یہی ذریعہ ہے۔ اور حکومت وقت اور رعایا کے درمیان خوشگوار تعلقات اسی سے قائم کئے جا سکتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ کسی معاملہ میں غلطی کرتی ہے۔ تو ملک کے اخبارات کا فرض ہے۔ کہ وُہ قانون کی حدود کے اندر رہ کر آئینی طور سے اس امر کے خلاف آواز بلند کر کے گورنمنٹ کو اصلاح کی طرف متوجہ کریں۔ الغرض ملک اور قوم کے حقوق کی حفاظت کرنا۔ اور لوگوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کرنا۔ اور ان کو بام ترقی پر پہونچانا ملک کے اخبارات کا فرض اولین ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ اس وقت تمام دُنیا میں مذہبی۔ معاشرتی۔ تجارتی۔ اقتصادی سیاسی جنگ شروع ہے۔ ہر ایک مُلک دُوسرے ملک کو۔ اور ہر ایک قوم دوسری قوم کو اپنی تمام طاقت کے ساتھ زیر کرنے کے لئے ایسے طور سے درپے ہے جس کی نظیر تاریخ عالم کے پارینہ اوراق میں نہیں ملتی۔ اور کوئی شخص تیقن کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کشمکش کا آخری انجام کیا ہوگا۔ یہ وقت تھا کہ ملک کے اخبارات سینہ سپر ہو کر اپنے فرض منصبی کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ملک کی ذہنیت بدلتے۔ اور فضا صاف کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے۔ لیکن بدقسمتی سے آئے دن بجائے اس کے کہ ہمارے معزز اخبار نویس مذکورہ امور کے متعلق قوم کو خواب غفلت سے بیدار کریں۔ باہمی جنگ و جدال میں مبتلا ہیں۔ میں ممنون ہوں۔ معزز ایڈیٹر صاحبان مجھے معاف فرمائیں گے۔ اگر میں یہ عرض کر دوں۔ کہ اُردو اخبارات خصوصیت سے مذہبی۔ قومی اور فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے کے علمبردار ہیں جن کے باعث روز بروز نفرت۔ حقارت اور عداوت کی خلیج بڑھتی جاتی ہے۔ ایسے اخبار نویس ہمارے علم میں ہیں۔ جو کاسہ گدائی لے کر شہر بشہر۔ کوچہ بکوچہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ گو بظاہر نہیں۔ لیکن دبی زبان میں امراء حکام اور اہلکاران پر یہ اثر ڈالتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے چندہ نہ دیا۔ تو پھر ان کی خیر نہیں اخبار میں ان کے برخلاف کالم کے کالم سیاہ کئے جائینگے

ہمارا مطلب یہ نہیں۔ کہ اخبارات میں جائز نکتہ چینی نہ ہو۔ نکتہ چینی ہونی چاہیئے اور ضرور ہونی چاہیئے۔ لیکن درست۔ شرافت کے اندر۔ اصلاح کی نیت سے نہ کہ کسی کو بدنام اور رسوا کرنے کے لئے اُسے ذاتی حملوں کا نشانہ بنایا جائے ٭ ......

۱۸۰۹ء میں سلور جوبلی کس طرح منائی گئی تھی

اس وقت جب کہ حکومت برطانیہ کے ہر حصہ میں ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقریب بڑی شان و شوکت کے ساتھ منائی جانے والی ہے۔ بلکہ ابتدائی مراسم شروع بھی ہو چکے ہیں۔ ایک سابقہ جوبلی کا مختصراً ذکر باعث دلچسپی ہوگا۔ جو ولایتی اخبار ابزرور کے تازہ پرچہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

بمقابلہ اس عالمگیر جشن کے جو ملک معظم جارج پنجم کی سلور جوبلی کے مواقع پر اگلے مہینے میں منایا جائے گا۔ گذشتہ صدی کی تینوں جوبلیوں میں سے پہلی جوبلی محض مقامی اور پرانی طرز کی تھی۔ بادشاہ جارج سوم کے پچاس سال کی عمر کو پہنچنے پر ۲۵ اکتوبر ۱۸۰۹ء کو اس کی سلور جوبلی منائی گئی۔ اس وقت بادشاہ کی صحت گر رہی تھی۔ اور اگلے ہی سال خرابی صحت کی وجہ سے سلطنت کا انتظام ایک مجلس انتظامیہ کے سپرد کرنا پڑا۔ یہ تقریب سلطنت کے ہر حصہ میں ایک لیے رنگ میں منائی گئی۔ جس سے تشکر۔ وفاداری اور اخلاص کا اظہار مقصود تھا۔ اور برطانیہ میں یہ جشن محض بیل کے بھوننے تک مخصوص تھا۔ شاہی خاندان کے افراد ونڈسر کے محل میں تھے۔ شہر میں بیل کی قربانی کر کے گوشت بھونا گیا۔ اور صبح دو بجے چراغاں کیا گیا۔ سات بجے پچاس توپوں کی سلامی اتاری گئی صبح ہی صبح گھنٹوں کی آواز اور فوجی باجے کی سریلی سروں کے ساتھ پبلک نے "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" کا گیت گایا۔ فوراً بجے ایک بیل کے دو طرف دو چھیٹریں آگ میں ڈالی گئیں۔ بیل کے اوپر ایک برائین کا برتن رکھا تھا۔ جس میں چربی پڑی تھی۔ جو پگھل پگھل کر گوشت پر گرتی جاتی تھی۔ ایک طرف ایک کفگیر بھی رکھا ہوا تھا۔ بیل کے ساتھ آلوؤں کی بھی ایک خاصی مقدار بھنی جا رہی تھی۔

دس بجے ونڈسر کے والنٹیر۔ میئر اور کارپوریشن کے ممبر جلوس کی صورت میں گرجے میں گئے۔ اس کے بعد شاہی امراء کی معیت میں پارک تک سوار ہو کر آئے۔ ایک بجے توپوں کی دوسری سلامی اتارے جانے تک بیل پک کر تیار ہو چکا تھا۔ اسے اتار لیا گیا۔ اس وقت تک ایک ایسے مقام پر جہاں بادشاہ سلامت اور آپ کے ہمراہی نظارہ دیکھ سکیں۔ کھانے کے میز لگائے جا چکے تھے۔

ٹاؤن کے قریب ایک نہایت خوبصورت دروازہ بنایا گیا۔ جس میں ہر موسم سے متعلقہ اشکال بادشاہ اور ملکہ کی تصاویر اور ان کے نیچے "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" "بادشاہ اور نظام حکومت" کے الفاظ کندہ تھے۔ خود ٹاؤن ہال میں مختلف اقسام کی تصاویر اور لیمپ لٹکائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ ایک اور دروازہ ایک شاہی تاجر نے اپنے خرچ پر بنایا تھا۔ جو کہ اول الذکر سے بھی زیادہ بلند تھا۔ فراگ مور پانی کے ایک قطعہ میں ایک مکان بنایا گیا تھا جہاں سے کہ آتش بازی چلائی جاتی تھی۔ پانی کے چاروں طرف افسروں کے لئے خیمہ جات نصب کئے گئے تھے۔ رات کے دس بجے ہر طرف لیمپ جگمگا رہے تھے۔ لنڈن شہر میں لارڈ میئر صبح ساڑھے دس بجے "فیش ہاؤس" سے گلڈ ہال کی طرف روانہ ہوئے۔ اور ممبران کونسل کی معیت میں سینٹ پال کے گرجے میں دعا کرائی۔

دارالسلطنت کے ہر گلی کوچہ میں بہت بڑے پیمانہ پر چراغاں کیا گیا۔ پال مال میں گیس کی روشنی نے عجیب سماں بنا رکھا تھا اور جب رات کو بارش کی بوچھاڑ سے تقریباً تمام تیل کے لیمپ بجھ گئے۔ یہ ہوائی لیمپ قدرت کے حملہ کا مقابلہ کرنے میں کامیاب رہے۔

دعا کی طرز اور شکرانہ کے الفاظ سے جو گرجوں میں استعمال کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کی تعریف اور حمد مقصود تھی۔ کہ اس نے اتنا عرصہ بادشاہ کو ان پر حکومت کرنے کی توفیق دی تھی۔

اب کے بیل بھوننے کی رسم کے خلاف ہندوستان میں ہندوؤں کی طرف سے مدھم سی آواز اٹھائی گئی ہے۔ جس میں بظاہر کوئی معقولیت معلوم نہیں ہوتی۔ جب انگلینڈ میں ہر روز بکثرت بیل ... اور گائیں ذبح کی جاتی ہیں۔ تو جوبلی کی تقریب پر بیل کو ذبح کرنا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔

جموں میں احراریوں کی ناکامی

۲۵ اپریل کی شب کو جب مولوی احسان صاحب نے تقریر شروع کی۔ تو ہنگامہ محشر بپا ہو گیا۔ چاروں طرف سے آوازیں آنے شروع ہو گئیں۔ کہ اس مولوی کو ہمارے مقامی معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ مولوی نے اپنی پگڑی ہاتھ میں لے کر کہا۔ میرا سر کسی کے آگے جھکا نہیں لیکن آج تمہارے آگے جھک رہا ہے۔

چونکہ ساغر پارٹی پر واضح ہو گیا تھا۔ کہ پبلک ان کی چالوں میں نہیں آ سکتی۔ اس لئے انہوں نے پراپگنڈا کرانے کے لئے پنجاب سے احراری والنٹیر منگوائے۔ جو وارڈ ۱۲ میں چکر لگاتے رہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف فحش نظمیں پڑھتے رہے۔

۲۷ اپریل کی صبح کو لوگوں کو تعجب عظیم ہوا جب چوہدری غلام عباس صاحب کے کیمپ میں گیا۔ جموں کی پبلک چوہدری صاحب کی کامیابی یقینی سمجھتی تھی۔ مخالف کیمپ میں احراری خونی جھنڈا سرنگوں تھا۔ جب نتیجہ نکلنے کا وقت آیا۔ تو ساغر پارٹی نتیجہ نکلنے سے پہلے ہی رفو چکر ہو گئی۔ ۵۰۴ ووٹ چوہدری صاحب کے نکلے اور صرف ۱۱۲ ساغر صاحب کے گویا ساغر بری طرح ناکام ہوا۔ چوہدری صاحب اور ان کے مستعد کارکنوں کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ جلوس شالامار باغ سے نکل کر بازار قصاباں میں ختم ہوا۔ جہاں چوہدری صاحب نے پبلک کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا ساغر پارٹی نے لوگوں میں پراپگنڈا کیا ہوا تھا۔ کہ چوہدری صاحب کی کامیابی مسلم کانفرنس اور احمدیت کی کامیابی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں احرار منڈلی کی ناکامی اور کفر و اسلام کا مقابلہ ہے۔ شکر ہے کہ بقول ساغر صاحب احمدیت کو نمایاں فتح نصیب ہوئی

(نامہ نگار)

گوجرہ کے ہندوؤں کا احراریوں کو معقول جواب

۲۷ اپریل۔ سید عطاء اللہ صاحب کی سزایابی پر جب احراری مسلمانوں کی چند ایک دوکانیں بند کرا چکے تو انہوں نے ہندوؤں سے بھی کہا۔ کہ وہ بھی اپنی دوکانیں بند کر دیں۔ مگر سرکردہ ہندوؤں نے نہایت مدلل طریق سے ان کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ آخر احراریوں نے کہا "مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے آپ لوگوں کو ہمارے ساتھ ہڑتال میں تعاون کرنا چاہیئے۔ ہندو معززین نے کہا۔ یہ تمہارا آپس میں دونوں فرقوں کا معاملہ ہے۔ ہمیں اس سے کیا غرض۔ ہم تو دونوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اگر آپ لوگ آج مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے "خارج" کر رہے ہیں۔ تو اس سے مرزائیوں کا دائرہ اسلام میں "داخل ہونا" ثابت ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ دائرہ سے "خارج کر دینا" اسی کے لئے کہا جا سکتا ہے۔ جو دائرہ میں داخل ہو۔ (نامہ نگار)

اخبار "زمیندار" میں کذب بیانی

۲۶ اپریل کے اخبار زمیندار میں لکھا گیا ہے کہ بھلوال میں انجمن اسلامیہ کے جلسہ میں ایک مرزائی مسمی محمد شریف نے قاضی احسان احمد شجاع آبادی سے چند سوالات کئے۔ قاضی صاحب کے جوابات سے متاثر ہو کر محمد شریف نے بآواز بلند کہا کہ میں نے قادیانی بیعت سے توبہ کی ہے۔ اب میں خدا کے فضل سے اپنے آپ کو حنفی المذہب مسلمان سمجھتا ہوں۔ یہ تمام واقعہ زیر صدارت خانصاحب حاجی شیخ فضل حق صاحب ہوا"۔

لیکن یہ صریح کذب بیانی ہے۔ اس نام کا کوئی شخص بھلوال کی احمدیہ جماعت میں نہیں ہے اور نہ کسی احمدی نے توبہ کی ہے۔ اگر زمیندار اور اس کا نامہ نگار یہ ثابت کر دے۔ کہ اس نام کے کسی [illegible] آدمی نے زیر صدارت خانصاحب شیخ فضل حق صاحب بیعت ترک کی ہے۔ یا جناب شیخ صاحب اس کی تصدیق شائع کرا دیں۔ تو مبلغ [illegible] روپیہ انعام دوں گا۔ (نامہ نگار از بھیرہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا جھوٹا الزام لگانیوالوں کے متعلق ضروری کارروائی

رجسٹرڈ نوٹس بنام ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ احمدیہ بلڈنگس لاہور

مجھ کو قاضی محمد یوسف صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ پشاور سے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ آپ نے جو مضمون اپنے اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۳ نمبر ۲۳ صفحہ ۲ پر "حسد کے مظاہرے" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ وہ قطعاً غلط اطلاع پر مبنی ہے۔ جس کی صحت کے بابت آپ نے کوئی تحقیقات نہیں کی۔ بلکہ اس پر اعتبار کر کے آپ نے ایک طویل مضمون قلمبند کیا ہے جو سخت اشتعال انگیز۔ ضرر رساں اور امن شکن ہے۔ سلسلہ کے اختلافات کی بناء پر آپ نے اس کذب کو بدنیتی سے سچ سمجھ کر اشتعال انگیزی کی تلقین کی ہے۔ اور اس مضمون کو اخبار مدینہ بجنور ۱۱ر اپریل ۱۹۳۵ء اور اخبار زمیندار ۲۴ر اپریل ۱۹۳۵ء نے زیادہ اشتعال آمیز الفاظ میں شائع کیا ہے۔ ان سب مضامین کی ذمہ واری آپ پر عائد ہوتی ہے۔ لہٰذا بذریعہ نوٹس آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آپ ایک ہفتہ کے اندر تحریری معافی مانگیں اور اخبار میں معافی شائع کرائیں۔ ورنہ آپ کے برخلاف قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔ ۲½ کالم میں اپنے حسد و بغض کے مظاہرے کے بعد یہ تحریر کرنا کہ "اگر سمندر خاں کا بیان درست ہے" ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ کو اس افترا کے بابت شک تھا۔ محتاط طریق یہ تھا۔ کہ آپ اس کی تصدیق کراتے۔ لیکن آپ کی غرض قاضی صاحب موصوف کے برخلاف امن شکنی کی تلقین کرنی تھی۔ جو آپ نے دل کھول کر کی۔ جس سوال و جواب کا حوالہ آپ نے اپنے مضمون میں دیا ہے۔ وہ محض افترا ہے۔ حضرت رسول اکرمؐ کی توہین و ہتک کرنے والا ملعون اور لعنتی ہے۔ کوئی ایسی گفتگو نہیں کی۔ اور نہ ہی قاضی صاحب کی موجودگی میں ایسا کوئی سوال ہوا۔ مورخہ ۲۵ر اپریل ۱۹۳۵ء

(دستخط) قاضی محمد یوسف احمدی۔

(دستخط) محمد علی خان بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل منجانب قاضی محمد یوسف صاحب احمدی۔

رجسٹرڈ نوٹس بنام ایڈیٹر پیغام صلح لاہور

مجھ کو قاضی محمد یوسف صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ پشاور سے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ آپ نے جو مضمون اپنے اخبار جلد ۲۳ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ر اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۲، ۶ "حسد کے مظاہرے" از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب "سمندر خاں صاحب کا بیان" شائع کیا ہے۔ وہ غلط اطلاع پر مبنی ہے سمندر خان کا بیان محض دروغگوئی و کذب پر مبنی ہے۔ اور سراسر افترا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب نے بلا سوچے سمجھے اس غلط اطلاع پر محض اشتعال دہی کیلئے ایک طویل مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ اس اطلاع کی بناء پر اخبار مدینہ بجنور نے اشاعت مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۳۵ء اور اخبار زمیندار نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۳۵ء میں بھڑکانیوالے مضامین تحریر کئے ہیں۔ جنکی ذمہ واری آپ پر آتی ہے لہٰذا بذریعہ نوٹس آپ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آپ اس نوٹس کے ملتے ہی اپنے اخبار پیغام صلح میں متواتر تین بار جلی عنوان سے سرورق پر اطلاع کی تردید شائع کردیں۔ اور معافی بذریعہ اخبار مانگیں۔ ورنہ ایک ہفتہ کے بعد قانونی چارہ جوئی آپکے برخلاف کی جائیگی۔ سمندر خاں کے بیان میں جس سوال و جواب کا ذکر ہے۔ وہ قطعاً غلط ہے کوئی سوال و جواب نہیں ہوا۔ بلکہ جو جواب شائع کیا گیا ہے۔ اس کے دینے والے کو کافر اور دائرہ اسلام سے قاضی صاحب خارج سمجھتا ہے۔ بلکہ ایسے جواب کو خاموشی سے سننے والے کو بھی وہ ملعون اور لعنتی خیال کرتا ہے۔ قاضی محمد یوسف صاحب کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم سید الوریٰ افضل الرسل اور خاتم النبیین ہیں۔ آپکو مطاع اور شارع اور نجات دہندہ نہ ماننے والا کافر ہے۔ اور آپ کی توہین کرنیوالا لعنتی اور ملعون ہے۔

محض عوام کو اکسانے کے لئے یہ غلط مضمون شائع کیا گیا ہے۔ دیرینہ بغض و عناد اور اس میں اختلاف کے بناء پر یہ افترا پردازی کی گئی ہے جسکے امن شکن نتائج کے آپ ذمہ وار ہونگے۔

(دستخط) قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور۔

(دستخط) محمد علی خاں وکیل منجانب قاضی محمد یوسف صاحب احمدی۔ ۲۵ر اپریل ۱۹۳۵ء

احمدیہ کانفرنس رنگپور (شمالی بنگال)

۲۱ر اپریل ۱۹۳۵ء رنگ پور میں احمدیہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اگرچہ خاص شہر میں احمدی احباب قلیل تعداد میں ہیں۔ تاہم مضافات اور مختلف اضلاع سے احمدی دوست بکثرت شامل ہوئے۔ ۲۱ اور ۲۲ تاریخوں میں انجمن اہل حدیث کی طرف سے بھی ایک کانفرنس کا اعلان تھا۔ باوجود اس کے ہمارے جلسہ میں مہذب اور تعلیمیافتہ غیر احمدی امید سے بڑھکر تشریف لائے اور دلچسپی کے ساتھ آخری وقت تک تقاریر سنی گئیں۔ غیر احمدیوں نے مولوی شناء اللہ صاحب امرتسری کی آمد آمد کی افواہ اڑا رکھی تھی۔ مگر مولوی صاحب نہ آئے۔

اس موقعہ پر مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل بغرض شمولیت کلکتہ سے تشریف لائے آپ کے زیر صدارت تین بجے بعد دوپہر احمدیہ کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم اور اردو و بنگالی نظموں کے بعد صاحب صدر نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت۔ دینی امور سے بے توجہی اور غفلت، مسلمانوں کی پستی کا علاج اور قرآن کریم کے بیان فرمودہ ذرائع ترقی آسان اور دلکش پیرایہ میں بیان فرمائے۔ مولوی عبد الحفیظ صاحب کلکتی نے تقریر کا عمدگی کے ساتھ بنگلہ میں ترجمہ کر کے سامعین کو کماحقہ مستفید کیا۔ ازاں بعد مولوی میر رفیق صاحب ایم۔ اے نے "قومی ترقی کے ذرائع" پر بنگالی زبان میں مؤثر تقریر کی۔ آپ کے بعد مولوی عبد الحفیظ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر عام فہم طریق پر بزبان بنگالی لیکچر دیا۔ حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ بعض اعتراضات بھی کئے گئے۔ جن کے متعلق صاحب صدر نے مبسوط تقریر فرمائی۔ اور تمام اعتراضات کے تسلی بخش جواب دیئے۔ یہ اجلاس نماز مغرب کے لئے برخاست ہوا۔

مغرب و عشاء کے بعد دوسرے اجلاس میں عام طور پر اعتراضات کا موقعہ دیا گیا۔ ایک مولوی صاحب نے اعتراضات کئے۔ اور بعض کالج کے طلباء بھی مختلف امور کے متعلق استفسار کرتے رہے۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے تمام باتوں کے معقول۔ مدلل اور تسلی بخش جواب دیئے اور آخر کار گیارہ بجے رات کانفرنس کی کارروائی ختم ہوئی۔ کئی نیک نہاد اور معقول غیر احمدیوں کے قلوب میں حق و صداقت کا بیج بویا گیا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بار آور کرے۔

(خاکسار بدرالدین احمد وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رنگ پور)

چندہ تحریک جدید

احباب کی فوری توجہ کی ضرورت

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اکثر مخلصین جماعت نے چندہ تحریک جدید کی موعودہ رقوم یکشت ادا کر کے ثواب دارین حاصل کیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے فوری کاموں کے اجراء کے لئے جو بجٹ تجویز فرمایا ہے وہ ستر ہزار کا ہے۔ اور ابھی اس میں بعض ضروری اخراجات شامل نہیں کئے گئے۔ اس وقت تک کی وصولی چھپن ہزار ہے۔ جو کل موعودہ رقم کا نصف ہے۔ اور یہ وصولی بجٹ مجوزہ کی رقم کو بھی پورا نہیں کر رہی ہے۔ تا پورے طور پر مجوزہ بجٹ کے مطابق کام جاری کیا جائے پس روپیہ کی ضرورت ظاہر ہے۔ اس لئے ان مخلص احباب سے جنہوں نے ماہ مئی میں اپنی سالم رقم موعودہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ یا جنہوں نے ماہ مئی میں قسط ادا کرنی ہے۔ عرض کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقم ادا کرتے ہوئے جہاں ایفاء وعدہ کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور خوشنودی بھی حاصل فرمائیں۔

بعض ایسے دوست بھی ہیں۔ جنہوں نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقم دوران سال میں ادا کریں گے۔ چونکہ سال میں سے قریباً چھ ماہ کا عرصہ ختم ہونے والا ہے۔ اس لئے ایسے احباب سے التماس کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اپنی رقم ماہ مئی میں ادا کر دیں یا اگر ان کے پاس اس وقت نہ ہو۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یا دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید میں اطلاع دیں۔ کہ کس ماہ تک ادا کریں گے۔ کیونکہ تحریک جدید کے وعدوں کے لئے اب وقت کی تعیین اس لئے ضروری ہے۔ کہ گزشتہ عرصہ چھ ماہ میں وہ ادا نہیں کر سکے۔ باقی عرصہ چھ ماہ میں وقت معین ہو جانا چاہیئے۔ تا ان کو وقت پر یاد دلایا جا سکے۔

جن مخلص احباب کے وعدے قابل وصول ہیں وہ اگر یہ عزم بالجزم کریں۔ کہ ماہ مئی کے اندر اندر اپنی موعودہ رقم کو پورا کرنا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے۔ کہ بجٹ مجوزہ ستر ہزار ماہ مئی میں پورا ہو سکتا ہے۔ پس ہندوستان جماعت اس پختہ ارادہ کے ساتھ اٹھیں۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا مجوزہ بجٹ ماہ مئی کے اندر ہی پورا کر دینا ہے۔ تا تحریک کا کام پورے طور پر جاری ہو سکے۔ دفتر فنانشل سکرٹری چندہ تحریک جدید سے ایسے تمام احباب کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ اپنی سالم موعودہ رقم یا قسط ماہ مئی میں ادا کر سکیں۔

خاکسار

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ قادیان

جماعت احمدیہ سے انیس ۱۹ مطالبات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو انیس مطالبات جماعت احمدیہ سے تحریک جدید کے متعلق فرمائے ہیں۔ ان سب کو یکجا حضور ہی کے الفاظ میں مرتب کر کے طبع کرایا گیا ہے چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ اپریل کے خطبہ جمعہ میں تاکید فرمائی ہے۔ کہ ہر ماہ میں ایک خطبہ جمعہ ان مطالبات کے متعلق ہو۔ لہذا ہر ایک جماعت میں بلکہ ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے پس جن اصحاب کے پاس ان کی کاپیاں نہ ہوں۔ وہ بہت جلد دفتر تحریک جدید سے ۱۰ سیکڑہ کے حساب سے منگالیں فی کاپی ۲ پیسے قیمت رکھی گئی ہے۔ بہت جلد آرڈر دیدیں۔ تا دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

احمدی احباب تبلیغ کیلئے تین تین ماہ وقف کریں

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ تین تین ماہ کی رخصت تبلیغ کے لئے وقف کرنے کا ہے۔ لیکن اس مطالبہ پر احمدی احباب سے جس قربانی کی امید کی جا سکتی تھی۔ ابھی اس میں کسر باقی ہے بہت سے احباب نے ایک ایک ماہ کا عرصہ وقف کیا ہے۔ لیکن یہ عرصہ کوئی زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ تبلیغ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دوسرے اشخاص کے خیالات۔ اور ان کی طبائع کا اندازہ لگانا ضروری ہوتا ہے۔ جس میں کئی دن صرف ہو جاتے ہیں اور بہت تھوڑے دن تبلیغ کے لئے ملتے ہیں۔ لہذا دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اول تو تین تین ماہ کا عرصہ ورنہ کم از کم دو دو ماہ کا عرصہ وقف کریں۔ تا وہ تبلیغی خدمت سے واپسی کے وقت اپنے دل میں یہ حسرت نہ لے جائیں کہ کاش کچھ دن اور ہوتے تو اس تیار شدہ میدان سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملتا۔ اس حسرت سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ دوست بہت جلد کم از کم دو ماہ وقف کر کے مطلع فرمائیں۔ تا ان کو ہدایات ارسال کر دی جائیں۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ بابت سنہ ۳۴-۱۹۳۳ء تیار ہے

حسب دستور سابق مجلس مشاورت کے موقعہ پر اس سال بھی رپورٹ سالانہ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ شائع کر دی گئی تھی۔ جو یکم مئی سنہ ۱۹۳۳ء سے ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۳۴ء تک کی ہے۔ مگر باوجود اجلاس مشاورت میں دو مرتبہ اعلان کرنے کے بہت کم دوستوں نے خریدی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ دوستوں نے اس کی ضرورت اور اہمیت کو نہیں سمجھا۔ در اصل سالانہ رپورٹ کی اشاعت سے کئی ایک اغراض و مقاصد وابستہ ہیں۔ یہ رپورٹ احمدیہ جماعتوں کو اس امر سے آگاہ کرتی ہے۔ کہ

(۱) صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ نے اور احمدیہ جماعتوں نے گذشتہ سال کیا کام کیا اور کیا کیا مشکلات صیغہ جات کو اور جماعتوں کو درپیش ہیں۔

(۲) تبلیغی نقطۂ نگاہ سے بھی سالانہ رپورٹوں کی اشاعت مفید ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان میں تفصیل سے دکھایا جاتا ہے۔ کہ ہمارے مشن اندرون ہند اور بیرونی ممالک میں کہاں کہاں قائم ہیں۔ اور انہوں نے کیا کام کیا۔ اور کس قدر روپیہ جماعت احمدیہ اشاعت اسلام کے لئے صرف کر رہی ہے۔ اور کس طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت اور قبولیت اکناف عالم میں قائم ہو رہی ہے۔

(۳) ہماری آئندہ نسلوں کے لئے بھی ان رپورٹوں کا محفوظ رہنا ازبس ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنے اسلاف کے ایثار اور قربانیوں کو دیکھیں۔ اور خود ہی جذبۂ ایثار اور جذبۂ عمل اپنے اندر پیدا کر کے ہم سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

اس لئے ہر جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ سالانہ رپورٹ خرید کر خود پڑھے۔ غیر احمدی دوستوں کو پڑھائے۔ اور پھر آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھے۔

حجم ۲۶۶ صفحات قیمت معہ محصول ڈاک تیرہ آنے جو کہ بہر حال پیشگی بصورت ٹکٹ بھی بھیجی جا سکتی ہے۔ جو دوست گذشتہ تین سالوں کی رپورٹیں منگوائیں گے ان کو ایک روپے آٹھ آنے میں تینوں رپورٹیں بھیج دی جائیں گی۔

ناظر اعلےٰ قادیان

فطرت

ہاں! سنبھل جا! ہوش کر! بہتے ہیں تجھسے بار بار
ہم خدا کے شیر ہیں۔ اس کی کچھار۔ اپنی کچھار
جب تجھے معلوم ہے! فطرت بدل سکتی نہیں
"ہاتھ شیروں پر نہ ڈال! اے روبۂ زار و نزار"

حسن رہتاسی

THE STAR HOSIERY WORK. LTD QADIAN

سرمایہ لگانے کیلئے بہترین ادارہ

دی "سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان" ہے

اس کمپنی کے حصص دھڑا دھڑ فروخت ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ممبر بن کر فائدہ اٹھائیں۔
قیمت فی حصہ دس روپیہ ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل طریق پر قابل ادا ہیں:۔

درخواست کے ہمراہ ←←← دو روپیہ فی حصہ
تخصیص حصص پر ←←← تین روپیہ فی حصہ
مطالبہ اول ←←← دو روپیہ آٹھ آنہ } ان ہر دو مطالبات میں کم
مطالبہ ثانی ←←← دو روپیہ آٹھ آنہ } از کم تین ماہ کا وقفہ ہوگا

پراسپکٹس و فارم وغیرہ کے لئے کمپنی سے خط و کتابت کریں:۔
جنرل مینیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

چالیس سے زیادہ عام امراض کا واحد علاج

میر ابن

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

یہ ایک کرشمہ ہے جس کی ہر گھر بلکہ جیب میں ضرورت ہے۔ کیونکہ بیان تمام نامراد امراض جو عموماً گھروں میں آئے رہتے ہیں مثلاً سخت کھانسی۔ نمونیہ۔ انفلوئنزہ۔ کالی کھانسی۔ بدہضمی۔ ضعف معدہ۔ اسہال۔ ہیضہ۔ پیچش۔ اختلاجی۔ تشنج اعصابی۔ آنتوں کا تشنج دانتوں۔ کانوں اور سر کا درد۔ یکطرفہ درد سر۔ بواسیر۔ فساد خون۔ رعشہ۔ گنٹھیا۔ فالج۔ جریان الرحم۔ سوزاک۔ بخار تلی۔ آنکھوں کے گرے۔ پھر اور بھڑ وغیرہ کے ڈنگ۔ خارش اور دیگر جلدی امراض وغیرہ وغیرہ کا تیر بہدف علاج ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا سب کیلئے یکساں فائدہ مند ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ ایک بار منگوائیے اور اس کی خوبیاں ملاحظہ فرمائیے۔

اپنی پہلی فرصت میں آرڈر بھجوائیے۔ موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ غلط ثابت ہونے پر دام واپس۔ غلط ثابت ہونے پر حلفیہ دام واپس۔

منگوانے کا پتہ:۔ سید محبوب علی شاہ ایس بی ولنگٹن مال۔ لاہور چھاؤنی

سپورٹس گیمز کے کھلاڑیوں کو خوشخبری

ہمارے ہاں ہر قسم کا کھیل کا سامان (ٹینس ریکٹ۔ کرکٹ سٹ۔ ہاکی سٹک وغیرہ وغیرہ)۔ احمدی دوستوں کو رعایتی قیمت پر مل سکتا ہے۔ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو۔ لکھیں۔ فوراً آرڈر کی تعمیل کی جائے گی۔

(نوٹ) ہماری پرائس لسٹ خط آنے پر فوراً بھیجی جاوے گی۔

ایس۔ ظہور احمد اینڈ سنز سپورٹس گوڈ ڈیلر شہر سیالکوٹ

اڑہائی سو (۲۵۰) روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس (۵۰) روپے ماہوار حاصل کیجئے

آہنی خراس (بیل چکی)

ہمارا آہنی خراس چھوٹے پیمانے پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہے ہر قسم کے غلہ جات کے علاوہ اس میں نمک۔ ہلدی وغیرہ بھی پیسی جاتی ہے۔ اس چکی سے اناج کے اصلی جوہر نشو و نما ضائع نہیں ہوتے۔ آٹا ڈیڑھ من دانہ پانچ من فی گھنٹہ تیار ہوتا ہے اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں اڑہائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر کم از کم پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے۔ تفصیلی حالات اور قیمت معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ علاوہ ازیں آہنی رہٹ۔ فلور ملز۔ بیلنے۔ جات انگریزی بل چاف کٹر۔ بادام روغن۔ سویاں۔ پیچے اور بجاد و کی مشینیں اور زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ــــــ اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:۔

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز بٹالہ (پنجاب)

ضرورت رشتہ

برائے احمد علی ولد چوہدری بھنبو خان راجپوت گھوڑے واہ عمر قریباً ۴۰ سال۔ عورت کنواری ہو یا بیوہ یا مطلقہ۔ شریف خاندانی ہو۔ اس کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کی جائے۔

اشتہار کا بہترین ذریعہ

الفضل جماعت احمدیہ کا آرگن ہے۔ اور دنیا کے ہر گوشہ میں ہر طبقہ اور ہر خیال کے لوگ اس کا مطالعہ کرتے ہیں اس لئے یہ اخبار اشتہار کا بہترین ذریعہ ہے۔ الفضل میں شائع ہونے والے اشتہارات کو خاص اعتماد اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مشتہرین جلد معاملہ طے کریں:۔ (مینیجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سلور جوبلی فنڈ میں اس وقت تک ہندوستان اور دیسی ریاستوں کی طرف سے جو رقم جمع ہوئی ہے۔ اس کی مقدار ۴۰ لاکھ روپیہ سے بڑھ گئی ہے۔ ۲۳ اپریل تک صوبہ وار چندہ کی رقم حسب ذیل جمع ہو چکی ہے۔ مدراس ۲۱۴۰۰۰ بمبئی ۷۰۴۹۱ بنگال ۱۷۱۴۰۶۳ صوبہ متحدہ ۲۷۶۲۲۷ پنجاب ۴۴۸۱۸ برما ۵۶۲۰۷ بہار اور اڑیسہ ۹۲۳۹۱ صوبجات متوسط ۸۷۰۹۶ آسام ۲۶۷۰۴ صوبہ سرحد ۸۰۴۲۳ بلوچستان ۲۲۵۰۱ اجمیر میواڑ ۱۵۰۰۰ کورگ ۹۹۳۱

لنڈن ۲۹ اپریل۔ ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں اور انڈیا آفس کے ذمہ دار افسروں کے مابین ایسٹر کی تعطیلات میں جو مشورے ہوتے رہے ہیں۔ ان کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ فیڈریشن کے متعلق ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ فیڈریشن میں دیسی ریاستوں کی حیثیت کے متعلق چند ہی روز میں وزیر ہند کی طرف سے ایک فیصلہ کن اعلان کی توقع ہے۔ اور اس کے مطابق انڈیا بل میں بھی ترمیم ہو جائے گی۔ اس لئے والیان ریاست کی طرف سے فیڈریشن کو قبول کرنے کے متعلق جو شبہات تھے وہ سب دور ہو گئے ہیں اور اب وہ اصلاحات کو کامیاب بنانے کے لئے پوری طرح تعاون کریں گے۔

لنڈن ۲۹ اپریل۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کے کمشنر لارڈ ٹرنچرڈ ریٹائر ہو رہے ہیں اور اغلب خیال یہ ہے کہ ان کی جگہ سر جان اینڈرسن گورنر بنگال کو دی جائے گی۔

مظفر پور ۲۹ اپریل۔ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کے زلزلہ میں مظفر پور کا شہر بالکل تباہ و برباد ہو گیا تھا۔ اب حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈ کو تیس لاکھ روپیہ اس غرض سے دیا ہے کہ اس شہر کی دوبارہ تعمیر کی جائے۔

ماسکو ۲۹ اپریل۔ شہر میں جو چند ایک گرجے باقی ہیں۔ وہ ایسٹر کی عبادت کرنے والوں سے بھر پور تھے۔ اور ہزاروں لوگوں کو جگہ نہ مل سکنے کی وجہ سے واپس جانا پڑا۔ عبادت کے لئے جمع ہونے والوں میں زیادہ بوڑھے اور مفلوک الحال لوگ تھے۔ حکام کی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں کی گئی۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ مذہبیت روس سے فنا ہو رہی ہے۔

ملتان ۲۹ اپریل۔ گورہ رجمنٹ کی ایک اور ہندوستانی پلٹن کی چار کمپنیاں شہر میں آ گئی ہیں۔ کل اور آج انہوں نے بازاروں میں پٹرول کی۔ ہڑتال بدستور جاری ہے سکول کھلتے ہیں۔ مگر طلبا نہیں آتے۔ پولیس بھی دن رات گشت کرتی رہتی ہے۔ کوئی تازہ واقعہ تا حال نہیں ہوا

حیدر آباد دکن (بذریعہ ڈاک) حکومت نظام کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کوئی غیر ریاستی۔ سنی۔ شیعہ۔ غیر مقلد اور احمدی مبلغ حدود ریاست میں بغیر اجازت داخل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ ایسے مقررین کو دعوت دیں گے وہ خود ذمہ دار ہونگے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ آج لارڈ گلیڈسٹون آف ہاوڈن کا انتقال ہو گیا۔

لنڈن ۲۸ اپریل کاٹن ٹریڈ لیگ کی ایگزیکٹو کونسل نے وزیر ہند کو ایک قرارداد بھیجی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ برما کو ہندوستان سے علیحدہ کرنے کی صورت میں برطانیہ کو بھی ان کے ساتھ تجارت کے وہی حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔ جو برما اور ہندوستان کی تجارت کے سلسلہ میں ہر دو ملکوں کو حاصل ہیں

لاہور ۲۹ اپریل۔ آج میاں حاکم دین صاحب کی عدالت میں حافظ عبدالرحیم امام مسجد تاجپورہ کے خلاف رسوائے عالم ٹریکٹ "کیا مرزا قادیانی عورت تھی یا مرد" شائع کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ عدالت کے سوال پر ملزم نے کہا کہ میں نے ٹریکٹ کو شائع نہیں کیا۔ بلکہ وہ گذشتہ سال کسی نے چھپوایا تھا۔ میں نے اس کی نقل کر کے دوبارہ شائع کر دیا۔ عدالت نے دس روپیہ جرمانہ کی سزا دی جو اسی وقت ادا کر دیا گیا۔

بلگیرہٹ ۲۸ اپریل۔ تھانہ کے افسر انچارج نے اعلان کیا ہے۔ کہ دس بجے شب کے بعد کسی شخص کو شہر میں بائیسکل پر سوار ہو کر پھرنے کی اجازت نہیں۔

برلن ۲۸ اپریل۔ شہریت کے متعلق نئے قوانین نافذ کئے جانے والے ہیں۔ ان کے رو سے یہودی اور غیر آریہ اقوام کے لوگ جرمن قومیت سے خارج کر دئے جائیں گے۔ وزیر داخلہ نے ایک بیان میں کہا کہ جرمن ماں باپ سے پیدا شدہ شخص جرمن شہری بن سکتا ہے۔ لیکن اس کی صحت جسمانی اور اخلاق عمدہ ہونے چاہئیں۔ شہریت کا حق فوجی خدمت کے ختم ہونے پر ملے گا۔ آئندہ پبلک عہدے صرف جرمنوں کو ہی مل سکیں گے۔ اور وہی ووٹر ہو سکیں گے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ حکومت جرمنی نے اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ آئندہ اس کے ہوائی مستقر کہاں کہاں ہونگے۔ ایک مستقر لنڈن سے تین سو میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ جس کے متعلق کہا ہے۔ کہ وہاں سے ایک گھنٹہ کے اندر لنڈن پر بمباری کی جا سکتی ہے۔ اس اعلان پر برطانیہ میں مزید تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور برطانی حکومت اپنی ہوائی طاقت میں مناسب اضافہ کرنے والی ہے۔

شملہ ۲۷ اپریل۔ چیمبر آف کامرس نے حکومت کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کو لکھا تھا۔ کہ جاپانی بئیر کی ہندوستان میں آمد پر محصول میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا جائے کیونکہ موجودہ صورت میں ہندوستانی بئیر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ حکومت کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ جب تک یہ درخواست ہندوستانی بئیر بنانے والوں کی طرف سے پیش نہ ہو۔ اس پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

ڈھاکہ (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ کہ آنریبل نواب خواجہ حبیب اللہ صاحب آف ڈھاکہ کونسل آف سٹیٹ کی ممبری سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

شملہ ۲۶ اپریل۔ ایک خاص قسم کا ٹکٹ جو سلور جوبلی کی مہر کے نام سے موسوم ہے جوبلی فنڈ کے لئے محکمہ ڈاک کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ جو ۱۵ مئی تک ڈاکخانوں سے مل سکتا ہے۔ لیکن اس کو تار یا ڈاک کے محصول کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا

شملہ ۲۹ اپریل۔ ۲ مئی ۱۹۳۵ء کو کوئٹس آف ولنگڈن جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں بذریعہ وائرلیس تقریر کریں گی۔ جو کلکتہ اور بمبئی کے سٹیشنوں سے براڈکاسٹ کی جائیگی

امرتسر ۲۹ اپریل۔ آج یہاں سونے کا بھاؤ -/۳۷ فی تولہ اور چاندی کا -/۸۲ فی سو تولہ ہے۔ گندم -/۴/۲۔ چنے -/۶/۱۵/۱ کپاس -/۴/۱۱ اور بنولہ -/۱/۱۲ من ہے۔

ناگپور ۲۹ اپریل۔ سکرٹری آل انڈیا جین مہا سبھا کی طرف سے وائسرائے ہند اور مسٹر رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کو تار دیا گیا ہے کہ جوبلی کے پروگرام میں بیلوں کا بھونا جانا بند کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے ہمارے جذبات سخت مجروح ہوتے ہیں

بمبئی ۲۹ اپریل۔ ۱۹۲۳ء میں لیجسلیٹو کونسل نے اچھوتوں کی اصلاح کے لئے یہ پاس کیا تھا۔ کہ انہیں پبلک کنوؤں اور تالابوں کے استعمال کا حق ہے۔ لیکن چونکہ اس کے باوجود ان کی تکالیف بدستور ہیں۔ اور ہندو بالخصوص دیہاتی قصبوں میں انہیں پانی لینے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس لئے بمبئی گورنمنٹ نے تیس ہزار روپیہ مختلف مقامات پر اچھوتوں کے لئے کنوئیں وغیرہ تعمیر کرانے کی غرض سے منظور کیا ہے۔

لاہور ۲۹ اپریل۔ مقتدر ہندو لیڈروں کی ایک دعوت کے موقعہ پر راجہ نریندر ناتھ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان خوش قسمت ہیں۔ کہ انہیں سر فضل حسین جیسا لیڈر ملا ہے جس کی وہ اندھا دھند تقلید کرتے ہیں۔ ہندوؤں کی کامیابی کے لئے ان کا ایک ڈکٹیٹر ہونا ضروری ہے۔ اور جب تک یہ نہ ہو سکے۔ انہیں چاہئے۔ کہ مختلف ایسوسی ایشنوں کی ایگزیکٹو کمیٹیوں کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔ اس موقعہ پر قرار پایا۔ کہ ہندو لیڈروں کو ایسی دعوتوں کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے۔ تا باہم تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی